Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۲۹

اِنَّ الفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یومنگل

تاسیس

ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۰ شعبان ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۹ ظہور ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۹ اگست ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۸۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

ربوہ ۱۹ ر ظہور۔ لندن سے موصولہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ) بخیر و عافیت ہیں۔ حضور کا علاج شروع ہو چکا ہے۔ اس وقت تک جو ٹیسٹ ہوئے ہیں وہ بفضلہ تسلی بخش ہیں اور حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور نے جملہ احبابِ جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام دیا ہے۔

احبابِ جماعت حضور کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کو سنوار کر ادا کرو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کُنجی ہے

وہ دِل جو ہر وقت خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا محروم کیا جاتا ہے

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درُود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا تعالیٰ سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اُوپر تک کا ہر طبقہ اسکے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دُعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے کیونکہ اس کے ارادے دو ہی ہیں گمراہ کرنا اور ہدایت دینا جیسا کہ فرماتا ہے یُضِلُّ بِہٖ کَثِیۡرًا وَّیَہۡدِیۡ بِہٖ کَثِیۡرًا۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دُعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا ایک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع

مرکز کی منظوری سے ۳۱ اگست بروز اتوار ضلع لاہور کا یک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں ہوگا۔ قائدین مجالس سے التماس ہے کہ خدام کو اس تربیتی اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں۔ اس اجتماع کے آخر میں خدام و اطفال کا ایک امتحان ہوگا۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو خاص انعام دیا جائے گا۔ تمام خدام و اطفال اس میں شامل ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

مجالسِ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کا یک روزہ تربیتی اجتماع

مجالسِ خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ کا یک روزہ تربیتی اجتماع مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۷۵ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں بعد نماز جمعہ منعقد ہو رہا ہے۔ ضلع جھنگ کے خدام و اطفال اجتماع میں کثرت سے شمولیت کر کے مستفید ہوں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ)

ضروری اعلان

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے طلبہ و طالبات کے نتائج کا اعلان انشاء اللہ ۲۵ ر اگست کے الفضل میں بطور ضمیمہ شائع ہوگا صرف پاس ہونے والے طلبہ و طالبات کے نام شائع کئے جائیں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۹؍ظہور ۱۳۵۴ھ
۱۹؍اگست ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین خاص دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں متعدد مواقع پر احبابِ جماعت کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ جہاں وہ حضور اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں وہاں وہ اپنے وطنِ عزیز کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کے سامان پیدا فرمائے۔ نیز عمومی رنگ میں تمام نوعِ انسانی کے لئے بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو سُکھ سے بدل دے اور وہ جس تباہی کی طرف جا رہے ہیں اس سے انہیں بچا کر حقیقی خوشحالی کی راہ پر گامزن کر دے۔ آمین ۔ چنانچہ حضور نے حالیہ سفر پر روانگی سے پہلے جماعت کے نام جو محبت بھرا پیغام دیا اس میں فرمایا:۔

"یاد رکھیں! کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں۔ سب کے لئے ہی دعائیں کرنے والے ہیں۔ سب کے لئے ہی اپنے رب کریم سے خیر کے طالب ہیں اور پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہمارا محبوب خدا دنیا کی نجات کے سامان پیدا کریگا اور نوعِ انسانی اسکے قدموں میں اکٹھی ہو جائے گی اور اُمّتِ واحدہ بن جائیگی۔ ہر دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار موجزن ہو جائے گا۔ پس آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور نوعِ انسان کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دکھوں کو حقیقی سُکھ سے بدل دے۔ جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں"۔

(الفضل ۷؍اگست ۱۹۷۵ء)

لنڈن میں حضور کی اہم دینی مصروفیات کی جو رپورٹ الفضل میں شائع ہوئی ہے اس میں بھی یہ بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۸؍اگست کو مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے احباب جماعت کو پھر خاص طور پر تین دعاؤں کی تحریک فرمائی ہے۔ پہلی تحریک دعا تو اپنی صحت کے بارہ میں ہے کہ اللہ الشافی محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج کے زمانہ کو مختصر کر دے اور حضور جلدتر صحت کاملہ کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

دوسری تحریکِ دعا یہ ہے کہ:

"اس وقت ہمارے ملک پاکستان کو بھی ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کی روشنی میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کیلئے دعائیں کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ پس پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ پاکستان اور اہلِ پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لئے بھی دعائیں کریں"۔

تیسری تحریکِ دعا کا تعلق تمام نوعِ انسان سے ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ دنیا میں توحید خالص قائم کی جائے اور نوعِ انسان کے دلوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کی جائے۔ یہ غرض نوعِ انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کئے اور ان کے لئے دعائیں کئے بغیر پوری نہیں ہو سکتی اسلئے احبابِ جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بھی دعائیں کریں"۔

(الفضل ۱۵؍اگست ۱۹۷۵ء)

دراصل مومن کو چونکہ دنیوی مال و متاع اور حکومت و اقتدار سے کوئی دلچسپی اور تعلق نہیں ہوتا اس لئے اس کی ہمدردی اور جذبۂ محبت و شفقت کا دائرہ بھی مادی اشیاء کی بجائے روحانی فلاح و بہبود پر مبنی اور آسمانی وسعتوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اس کی محبت اور ہمدردی دعا ہی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن اس کی دعا محض زبانی اور رسمی نہیں ہوتی بلکہ وہ سوز و گداز اور خشوع و خضوع سے پُر ایسی آہ و بکا ہوتی ہے جو اس پر کم و بیش فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ والی کیفیت طاری کر دیتی ہے تب وہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہو کر زمین و آسمان میں ایسے نیک اور پاک تغیر پیدا کرنے کا موجب بن جاتی ہے جو پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتے تھے۔ حق یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ہم سے ایسی ہی دعائیں کرنے کی توقع رکھتے ہیں جن کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اضطرار اور تکلیف کی حالت میں کی ہوئی دعا کے ساتھ (اللہ تعالیٰ نے) اپنی قضاء و قدر کو وابستہ کر دیا ہے۔ پس جب کوئی شخص بھاگ کر رب العزت کی بارگاہ میں بہتے ہوئے آنسوؤں اور دردمند دل لیکر جاتا ہے گویا کہ وہ انگاروں پر رکھا ہوا ہے تو پھر اس کی عالی بارگاہ سے قبولیت کی موج حرکت میں آتی ہے۔ ...... لیکن یہ مقام اُسی کو حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالےٰ میں فنا ہو جاتا ہے"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

(۲) "سُنّت اللہ یہ ہے کہ جب اُس کا کوئی مخلص بندہ اضطراب اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوضِ الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے"۔

(ایام الصلح صفحہ ۱۰، ۱۱)

(۳) "وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے، وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تند سیل ہے جو آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ ...... مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں بے تاب دیوانہ از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جائے گا"۔

(اسلام صفحہ ۲۶، ۲۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سوز و گداز، دردِ دل اور خضوع و خشوع کے ساتھ ایسی ہی مقبول دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل موسلادھار بارش کی طرح نازل ہوں۔ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر اور غیر معمولی برکات عطا فرمائے، ہمارے وطن عزیز کا حافظ و ناصر ہو اور تمام نوعِ انسان کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون احمدیہ مشن کے ابتدائی سالوں کا ایک اہم واقعہ

محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

الفضل کی گذشتہ اشاعت میں سیرالیون کے ایک مخلص احمدی الحاج سعید بنگورا مرحوم کی زندگی کے مختصر حالات احباب پڑھ چکے ہیں۔ وہ پڑھتے ہوئے سیرالیون احمدیہ مشن کے بالکل ابتدائی سالوں کا ایک نہایت اہم تاریخی واقعہ مجھے یاد آگیا چونکہ وہ ایک ایسی تاریخی امانت ہے جو پہلے سلسلہ کے لٹریچر میں نہیں آئی اسی لئے قارئین الفضل کی دلچسپی کیلئے پوری تفصیل کیساتھ تحریر کیا جاتا ہے۔ جماعتہائے سیرالیون نے ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک کا عرصہ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیشمار ترقیات اور کامیابیوں کا زمانہ تھا وہاں اس عرصہ میں جماعت کی مخالفت بھی وہاں انتہائی زوروں پر رہی۔ ریاست لونیال ... کہ جس میں اُس وقت قصبہ باڈو ماہوں واقع تھا اُس ریاست کے نواب درماتی کمارا اور ان کے وزراء وغیرہم باڈو ماہوں کے احمدیوں کو نہایت سخت اور اذیت سوز تکالیف پہنچاتے رہے اور اکثر اوقات بیگار کے کاموں کے لئے خلاف قاعدہ احمدیوں کو ہی جانے پر مجبور کیا جاتا اور مجبوری نہ جانے پر انہیں آئے دن جرمانے کرتے رہتے ان دنوں کا تذکرہ یادہ تھا کہ الحاج سعید بنگورا اور الحاج علی روجرز اور ان کے لواحقین اور دیگر مخلص ساتھی بنتے رہے

ایک پکنک کا عجیب واقعہ

ایک مرتبہ ۱۹۳۸ء میں جب کہ خاکسار باڈو ماہوں میں مقیم تھا۔ احمدیہ سکول باڈو ماہوں کے طلبہ اور سٹاف نے خاکسار مینیجر سکول سے ایک روز کے لئے دریا پر پکنک (PICNIC) منانے کی اصرار خواہش کی چنانچہ اس غرض کے لئے خاکسار نے سکول فنڈ سے ایک بکرا خرید اور ایک بکرا محترم الحاج علی روجرز صاحب پریذیڈنٹ جماعت نے اپنے ریوڑ میں سے پیش کر دیا اور اگلے روز تمام سکول اور احباب جماعت نے باڈو ماہوں کے قریب دریا پر شاندار پکنک منائی دریا کے عین وسط میں ساٹھ ستر فٹ لمبی ایک ہی خشک بلٹ چٹان تھی۔ اس جزیرہ پر بکرے ذبح کر کے کھانا وغیرہ پکایا گیا اور ظہر و عصر کی نمازیں بھی وہاں ہی اتفاق سے ایسے پڑھی گئیں کہ کھانے کے بڑے برتن سب آگے پڑے تھے۔ اس چٹان کے ساتھ بعد میں پرانی کوئی مشرکانہ رسوم و روایات منسوب تھیں جن کا کم از کم مجھے کوئی علم نہیں تھا اور نہ احباب جماعت کا خیال اس طرف گیا حالانکہ ان میں سے کئی احباب مشرک میں سے ہی نکل کر مسلمان ہوئے تھے۔

باڈو ماہوں میں ہمارے مخالفین خصوصاً عیسائی مشن کے ممبران اور عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر نے ہمارے خلاف یہ سازش کی کہ وہاں سے بارہ میل کے فاصلہ پر ریاست کے دار الحکومت میں خود جا پہنچ کر ریاست کے نواب صاحب کو ہمارے خلاف اس طرح بھڑکا دیا کہ آج احمدیوں نے اپنے انگریز مشنری سے مل کر تمہاری زندگی ختم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور دریا کے درمیان فلاں روایتی چٹان پر جا کر سب نے تمہارے خلاف بد دعائیں اور ٹونہ کیا ہے اور دو بکرے ذبح کر کے ان کے خون سے بھرے ہوئے برتنوں کو اپنے آگے رکھا اور پھر تمہارا نام لے لے کر نمازیں پڑھیں اور تمہارے خلاف تعویذ بنا بنا کر دریا میں بہا دیئے ہیں نواب صاحب نے یہ سنتے ہی طیش میں آکر ہمیں گالیاں دیتے ہوئے اپنی پولیس کے آدمی باڈو ماہوں بھجوا دیئے۔ ہمیں پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور احباب کچھ پریشان تھے کہ شام کے وقت پولیس کے آدمی آئے اور مجھے اور جماعت کے ۱۲ سر کردہ احمدی احباب کو اسی رات مغرب سے کچھ بعد ۱۲ میل پیدل چلا کر نواب صاحب کے پاس لے گئے۔ خاکسار تو اجنبی اور غیر ملکی ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ تو کی گئی لیکن الحاج سعید مرحوم اور ان کے گیارہ ساتھیوں کو ننگے پاؤں ... کرایا گیا۔ دوسرے روز ... کے وقت ہم سب نواب صاحب کے محل میں ان کے سامنے پیش ہوئے میں نے سارا واقعہ صحیح صحیح سنا کر بتایا کہ ہم تو کسی کے دشمن نہیں بلکہ ان کے خیر خواہ ہیں اور ان کے حق میں ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ وہ بھی حق قبول کر کے حق کے پیارے بن جائیں۔ اور کہ یہ محض ایک سازش ہے جو عیسائیوں نے ہمارے سکول کی ترقی سے جل کر ہمارے خلاف کی ہے۔ نواب صاحب خود نہ عیسائی تھے نہ مسلمان بلکہ چرچ اور مسجد دونوں کا اپنے آپ کو ممبر سمجھتے تھے۔ عیسائی مشنری کبھی آتے تو ان کی مذہبی ... میں بھی شریک ہو جاتے تھے اور ویسے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے تھے۔ بہرحال انہوں نے میرے سامنے احمدی احباب کو ڈانٹ ڈانٹ کر پانچ پانچ پونڈ جرمانہ کر دئے اور گالیاں دیتے ہوئے انہیں یہ طعنے بھی دئے کہ ریاست کا مالک تو میں ہوں لیکن مجھ سے اجازت لئے بغیر تم لوگوں نے ان ہندوستانی جادوگروں کے پیچھے چلنا شروع کر دیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی انہوں نے نازیبا الفاظ استعمال کئے تاہم ہمارے افریقی احباب نے بغیر کسی گھبراہٹ کے سب کچھ ثابت قدمی اور بشاشت سے برداشت کیا اور جرمانے ادا کر دئے۔

چیف کمشنر کے پاس شکایت

محترم الحاج نذیر احمد صاحب علی مرحوم مبلغ انچارج اُس وقت ملک کے دوسرے جنوبی حصہ کے اندرونی علاقہ میں دورہ پر تھے۔ خاکسار مشورہ کے لئے اُن کے پاس پہنچا اس وقت چیف کمشنر آف سیرالیون "بو" میں تھا۔ گورنر جنرل کے نمائندہ کے طور پر وہ سیرالیون کی ساری ریاستوں کے نگران اعلیٰ تھے ہم دونوں مبلغ "بو" آکر چیف کمشنر صاحب سے ملے اور سارا واقعہ اُن سے بیان کر کے انصاف کی درخواست کی۔ اور یہ بھی بتایا کہ باڈو ماہوں کا احمدیہ مسلم سکول سیرالیون کے ڈائریکٹر تعلیم کی اجازت اور تعاون سے کھولا گیا تھا جو وہاں کے دوسرے سکولوں کی نسبت زیادہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ لیکن ریاست کے نواب صاحب محض ہمارے بعض عیسائی دشمنوں کے بلاوجہ اکسانے پر اُسے بند کرنے کے درپے ہیں اور ہمارے افریقن ساتھیوں کو طرح طرح کی اذیتوں اور بیگاروں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

چنانچہ کمشنر صاحب نے روانگی سے قبل ... صاحب کو ہمارا یہ معاملہ طے کرنے کی ہدایت فرمائی۔ کیونکہ وہ اگلے روز اسی ریاست میں ٹیکس وغیرہ وصول کرنے جا رہے تھے اس کے بعد حضرت مولوی علی صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حضور دعا کے لئے تار اور خط لکھا اور ہم بو سے کمشنر صاحب سے پہلے ... روانہ ہو گئے وہاں پہنچ کر نواب صاحب سے ملے مولوی علی صاحب مرحوم نے بھی ان کی غلط فہمیاں دور فرمائیں لیکن نواب صاحب کو تسلیم ہو چکا تھا کہ ہم چیف کمشنر صاحب سے مل کر ... ہم نے وہاں کے رواج کے مطابق نواب صاحب کی خدمت میں کچھ تحائف پیش کئے اور عرض کیا کہ آج ہم آپ کے مہمان ہیں کیونکہ ہمیں علم تھا کہ نواب صاحب کے خوف کی وجہ سے قصبہ میں ہمیں رات گزارنے کے لئے کوئی شخص جگہ نہیں دے گا۔ ہماری درخواست پر نواب صاحب نے ہمیں اپنے ایک سپیکر (وزیر) کے سپرد کر دیا جو ہمارا شدید مخالف تھا۔ اس نے عمداً ہمیں مونگیر کا ... کے کنارے ایک ایسے گھاس پھوس کے بوسیدہ مکان کے ایک چھوٹے سے کمرہ میں جگہ دی جہاں لکڑی کے ایک تخت پوش کے سوا اور کچھ نہ تھا اور مکان کا باقی سارا حصہ بارشوں کی وجہ سے خاویۃ علیٰ عروشہا کا منظر پیش کر رہا تھا اور جس میں ... کی بکریاں لیٹتی تھیں اور مرغیاں بند کی جاتی تھیں۔ کھانے کا سامان ہمارے پاس موجود تھا مگر پکانے کا انتظام مشکل تھا حضرت مولوی علی صاحب کی طبیعت بہت کمزور تھی اُن کو وہاں داخل ہوتے ہی بخار اور (ESTHMAH) دمہ کا دورہ شروع ہو گیا۔ اس پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے محترم الحاج سعید بنگورا مرحوم کو ہماری مدد کے لئے بھیج دیا اگرچہ وہ ابھی تک لوکل پولیس کی نگرانی میں تھے۔ تاہم کسی طرح وہ ہمارے پاس پہنچ گئے ان کی قوم کے کچھ لوگ وہاں آباد تھے جن میں ان کی ایک رشتہ دار عورت بیاہی ہوئی تھی چنانچہ سعید مرحوم اپنی اس بہن کے ہاں سے ہمارے لئے کچھ بستر کا سامان اور کیلے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چائے وغیرہ منوا کر لے آئے اور بعد میں وہ عورت ہمارے لئے خود کھانا بھی لے کر آگئی اور نواب صاحب کی بدسلوکی کے خلاف ہم سے افسوس بھی کرتی رہیں۔

حضرت مولوی نذیر علی صاحب کا درد تو تھوڑی دیر کے بعد ٹھیک ہو گیا لیکن بخار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ ہم دونوں اس ایک ہی لکڑی کے تخت پر دراز تھے کہ نصف شب کے قریب شدید باد و باراں نے آلیا۔ چونکہ اس کمرے کا دروازہ بھی بند ہونے کے قابل نہ تھا اس لئے بادلوں کی گرج اور بارش سے اس مکان کے دوسرے مکینوں یعنی بکریوں اور مرغیوں وغیرہ میں ہل چل مچ گئی اور کچھ ہمارے کمرے میں بھی آگھسیں۔ چھت ٹپکنے کی وجہ سے ہمارے کمرے میں بھی پانی پانی ہو گیا اور ہمیں اپنا سامان اٹھا کر تخت پوش کے اوپر رکھنا پڑا اور اس طرح ہم نے تمام رات بے چینی میں کبھی زبان سے اور کبھی زبان حال سے دعائیں کرتے ہوئے گزاری۔ سحری کے وقت مکرم الحاج سعیدو مرحوم اپنے بڑے بیٹے مسٹر عبدل بنگورا کے ساتھ ہماری حالت پوچھنے اور نماز ادا کرنے کے لئے آگئے۔ انہوں نے اپنا اور دوسرے احمدی بھائیوں کا قابل رحم حال ہمیں سنایا۔ کچھ دیر بعد دن چڑھنے پر مسٹر عبدل بنگورا صاحب اپنی خالہ کے ہاں سے ناشتہ چائے وغیرہ مہیا کر کے لے آئے جس سے حضرت مولوی علی صاحب کی طبیعت سنبھل گئی اس کے بعد جب دوسرے احمدی بھائی بھی آگئے تو مولوی صاحب مرحوم نے نہایت پرجوش تقریر کی اور سب احباب کو ہر دم دعاؤں اور استغفار میں لگے رہنے کی تلقین فرمائی نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "انی معین من اراد اعانتک" کی تشریح کر کے انہیں تسلی دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچوں اور تقویٰ شعار بندوں کی مدد کرتا چلا آیا ہے اور ہماری بھی مدد فرمائے گا۔

نوابوں کے چہروں پر انسانی چربی کی کریم

آخر دن کے دس گیارہ بجے پروونشل کمشنر اور ڈسٹرکٹ کمشنر صاحبان انگریز کاروں پر "بو" شہر سے اپنے جاہ و حشمت کے ساتھ آگئے اور ریاست کے ریسٹ ہاؤس میں عدالت لگنے کا انتظام ہو گیا۔ بوڑھے ہوں یا جوان غرض مرد اور عورت ۲۵ میل ریاست کے باشندوں کی اکثریت جو پہلے ہی تعمیر کر آ رہا ہوئی تھی وہاں جوق در جوق جمع ہونے شروع ہو گئے کیونکہ ریاست کے سالانہ پول ٹیکس کی وصولی کے علاوہ وہ مقرر دن سال بھر کے دیگر شکوے شکایات طے کرنے کا بھی موقع تھا۔ کارروائی شروع ہونے ہی والی تھی کمشنر اور دو کرسی بیٹھے تھے حضرت مسیح محمدی کے دو ادنیٰ ترین خادم حضرت مولوی علی صاحب مرحوم اور خاکسار ایک طرف عام پبلک میں ہی خاموشی سے کھڑے تھے کہ کمشنر کے ترجمان نے غالباً ان کی ہدایت پر ہمیں بلا لیا اور کرسیاں پیش کیں۔ اسی دوران ریاست کے چیف یا نواب صاحب بھی رنگ برنگ زرق برق لباس پر گولڈن تمغے لگائے اور سر پر نہایت چمکدار سلمے ستارے سے مزین پھندنے دار ٹوپی پہنے وزراء اور خدام کے ساتھ اور اپنے رعب کا چھینٹا لگاتے ہوئے عدالت میں تشریف لا کر ہمارے پہ کمشنر کے پاس بیٹھ گئے

سیرالیون میں یہ بات اکثر سنی جاتی تھی کہ وہاں کے مشرکین کا یہ عقیدہ یا خیال ہے کہ عدالت میں پیش ہونے وقت چہرہ اور جسم پر انسانی جسم کی چربی خوشبو میں ملا کر اگر مل لی جائے تو حاکم مرعوب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نواب درمانی صاحب اور ان کے سپیکروں کے مرغن چہرے (FACES) دیکھ کر الحاج سعید و مرحوم نے اشارۃً بتایا کہ ان لوگوں نے اپنے چہروں پر انسانی چربی مل رکھی ہے تبھی ان کے چہرے چمک رہے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وہ ریاست آدم خوری میں مشہور رہی ہے اور آئے دن وہاں ایسے واقعات ہوتے رہتے تھے بلکہ اسی شبہ پر وہاں کے ایک سابق نواب کو معزول کر دیا گیا تھا۔ اب وہ سارا علاقہ متمدن ہو گیا ہے۔ وہ پروونشل کمشنر غالباً ایک ریٹائرڈ فوجی تھے۔ اس لئے ان کا رویہ بھی کچھ فوجی قسم کا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب حکمت تھی کہ یہ جاننے کے باوجود کہ سیرالیون گورنمنٹ کا لوکل ریاستوں کے نوابوں سے قدیمی معاہدہ ہے کہ ریاست کے داخلی معاملات میں ہر نواب اور چیف ایک حد تک آزاد ہے۔ اور ان کی قبائلی رواجات اور اندرونی انتظامات میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ کمشنر صاحب نے خلاف معمول ہم غیر ملکیوں کی نواب کے خلاف شکایت سنی اور سب سے پہلے ہمارا ہی معاملہ پیش ہوا۔ اس وقت ایک صورت فریق مخالف کی ذلت کی یہ ہوئی کہ عدالتی کارروائی شروع کرنے سے پہلے کمشنر صاحب نے ترجمان کے ذریعہ نواب صاحب اور ان کے سب سپیکروں کو اپنی اپنی ٹوپیاں اتار کر بیٹھنے کی ہدایت کی۔ حالانکہ قانوناً ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا۔ دوسرا نظارہ یہ تھا کہ حضرت مولوی علی صاحب اور خاکسار اپنی پگڑیاں پہنے ان کے قریب ہی باعزت طور پر بیٹھے تھے۔ ہمارے ان تمام لوکل احمدیوں کو بلا کر آگے کھڑا کر کے نواب صاحب سے دریافت کیا گیا کہ "ان کے خلاف آپ کو کیا شکایت ہے" نواب درمانی صاحب نے ہمارے خلاف اپنے ڈھول ڈھول لیکن بے بنیاد شبہات بیان کئے اور مدعیانہ پہ جنگ دل والے واقعہ کو رنگ دے کر بطور شہادت پیش کیا نیز کہا کہ یہ ہندوستانی مبلغ میری اجازت کے بغیر میری ریاست میں آگھسے ہیں اور نیا سکول کھول کر انہوں نے باڈماہوں کے قدیم عیسائی سکول کو ناکام کر دیا ہے اور اس سکول کے بچوں کو ورغلا کر زبردستی مسلمان بنا لیا ہے اور اصل عیسائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب تو گویا نواب صاحب کے ہمارے خلاف یہ تقریر کے ...

بہر حال چونکہ ہم اپنا مفصل اور مسبوط سادہ سا بیان پہلے ہی تحریری طور پر انہیں پیش کر چکے تھے جو اس وقت ان کے سامنے تھا۔ اس لئے ہم مبلغین سے کچھ دریافت کئے بغیر پروونشل کمشنر صاحب نے خود ہی پہلے ان سے پوچھا کہ ریاست میں کتنے عیسائی اور کتنے مسلم سکول اور کتنے چرچ اور مسجدیں ہیں اور مشرکوں عیسائیوں اور مسلمانوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کا اندازہ کیا ہے۔ نواب صاحب نے جواب دیا کہ اکثریت بدمذہب یا مشرکوں کی ہے اور دوسرے درجہ پر مسلمان کہلانے والوں کی تعداد ہے اور تیسرے پر عیسائی ہیں۔ نیز بتایا کہ ریاست میں کئی چرچ اور عیسائی سکول ہیں اور مسجدیں بھی ہیں لیکن مسلمانوں کا سکول سوائے باڈماہوں احمدیہ سکول کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس پر نواب صاحب سے پوچھا گیا کہ مسلمان بچوں کی تعلیم کا کیا انتظام ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجدوں کے اماموں سے تعلیم پاتے ہیں اور اب احمدیہ سکول سے فائدہ اٹھاتے ہیں اس پر کمشنر صاحب نے ان سے کہا کہ پھر تو آپ کو چاہیئے کہ ان محمڈن مشنریوں سے آپ تعاون کریں تاکہ مزید ماڈرن قسم کے محمڈن سکول کھل سکیں۔

نواب صاحب کی سرزنش

پھر نواب صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا یہ احمدی مشنری ریاست پہ کوئی غیر معمولی مالی بوجھ ڈالتے یا روپیہ مانگتے ہیں یا ریاست کے خلاف لوگوں کو اکساتے ہیں

چونکہ ان کے پاس ثبوت کوئی نہیں تھا اس لئے جواب نفی میں دیا گیا۔ چنانچہ کمشنر صاحب نے پھر ذرا ڈانٹ کر نواب صاحب کو کہا کہ آپ "بو" سیکنڈری کالج کے اعلیٰ تعلیم یافتہ وطنی ہیں۔ آپ سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ جو لوگ ہزاروں روپے خرچ کر کے ہندوستان (اس وقت ابھی پاکستان نہیں بنا تھا) سے آپ کے ملک میں محض تبلیغ ہدیٰ کی خدمت کے لئے انہیں مذہب اور مذہبی تعلیم دینے آئے ہیں آپ ان پر بے جا بدظنیاں شبہات اور سختیاں کریں۔ خصوصاً جب کہ سیرالیون گورنمنٹ نے انہیں پرامن طور پر تبلیغ کرنے اور مسجد اور سکول قائم کرنے کی اسی طرح آزادی دے رکھی ہے۔ جس طرح عیسائی مشنریوں کو ہے۔

نواب صاحب کا اپنا دعوت نامہ

اس مرحلہ پر حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب نے نواب درمانی صاحب کا سابقہ سال کا ایک خط کمشنر صاحب کے سامنے رکھ دیا جو کہ نواب صاحب نے مولوی صاحب کو اس وقت لکھا تھا جب کہ مولوی صاحب ابھی فری ٹاؤن یا غالباً بو میں مقیم تھے اور میندے کے علاقہ میں نہیں گئے تھے۔ اپنے اس خط میں نواب درمانی صاحب نے حضرت حاجی نذیر احمد صاحب کو لکھا تھا کہ بعض لبنانی عربوں نے میرے پاس آپ کی بڑی تعریف کی ہے آپ میری ریاست کو بھی ضرور اپنے حلقہ تبلیغ میں شامل کر کے میری رعایا کو دین اسلام سے روشناس کر دیں اور مسلمانوں کے لئے سکول کھولیں۔ میں آپ کی ہر طرح سے مدد اور تعاون کروں گا۔ کمشنر صاحب نے اس خط کے بعض حصے عدالت میں پڑھ کر سنائے۔ نواب صاحب نے بھی زبان سے تصدیق کی کہ وہ خط ان کا ہی ہے۔ اس پر کمشنر صاحب نے انہیں بہت شرمندہ کیا اور کہا کہ آپ نے پہلے غلط بیانی کیوں کی کہ یہ ہندوستانی مشنری آپ کی اجازت کے بغیر ریاست میں آگئے ہیں؟ اور جبکہ آپ نے باڈماہوں میں خود انہیں سکول کی عمارت کے لئے جگہ دے دی تھی تو ثابت ہوا کہ ان کا مسلم سکول بھی آپ کی اجازت سے کھولا گیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے آپ ان احمدی مبلغین کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے محض تعصب اور مقابلہ کی وجہ سے اکسائے گئے ہیں۔ آپ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ دوسروں کی انگیخت پر انصاف کی ڈگر سے ہٹ جائیں اور اپنی رعایا میں سے کسی پر زیادتی ہونے دیں۔ آپ کو مذہبی معاملات میں ہر مذہب اور ہر فرقہ کے لوگوں کو عملاً آزادی دینی چاہئے۔ یہی گورنمنٹ کی پالیسی ہے۔ آپ احمدی مبلغین اور دوسروں میں کوئی فرق نہ کریں سب احمدیہ مسلک

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۶)

مسل نمبر ۲۲۱۷۱

میں محمد اسماعیل ولد چوہدری حاکم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی ۶ ایکڑ واقع موضع کھوڑوالی و موضع کلاسوالہ مالیتی ۱۵۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ میری زرعی آمد ۶۰۰/- روپے سالانہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔

العبد۔ محمد اسماعیل ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد صادق ولد عبدالحق صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ صوبیدار محمد صدیق ولد عبدالحق صاحب۔ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۱۷۲

میں محمد صدیق ولد احمد دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۶۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد صدیق معرفت مبارک میڈیکل ہال سلطان محمود روڈ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد ولد محمد امین صاحب وصیت نمبر ۱۸۲۱۲ معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

گواہ شد۔ حکیم محمد نصر اللہ صدر حلقہ شالامار ٹاؤن۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۱۷۳

میں محمد اقبال ولد محمد اسحاق صاحب قوم قریشی۔ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۷-۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۵۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اقبال مکان ۲/۲ گلی ۱۰ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اکرام صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ ملک سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور۔

مینیجر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر لکھنا نہ بھولئے نیز اپنا مکمل پتہ صاف اور خوشخط لکھئے (مینیجر الفضل)

سیرالیون احمدیہ مشن کے ابتدائی سالوں کا ایک اہم واقعہ

(بقیہ صفحہ ۳)

کریں اور اگر ان غریب احمدیوں کے خلاف آپ کو معاشرتی اور قبائلی لحاظ سے کوئی شکایت نہیں تو ان سے وصول کئے ہوئے جرمانے بھی انہیں واپس کردیں اور اگر آئندہ ہم نے مذہبی تعصب کی بناء پر کسی مذہب یا فرقہ کے لوگوں پر زیادتی ہوتی دیکھی تو ہم گورنر صاحب بہادر تک آپ کا معاملہ پہنچانے پر مجبور ہوں گے۔

نواب درماتی صاحب کمشنر کی یہ تقریر سُن کر کانپ اُٹھے اور اُٹھ کر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ وہ جملہ ہدایات پر عمل پیرا ہوں گے اور مذہبی لحاظ سے سب کو آزادی ہوگی اور احمدی جس طرح چاہیں اپنے مذہب کی پیروی کریں بلکہ کہا کہ میں اب انہیں اپنے مرکز ہوتگیری میں بھی سکول اور مشن کے لئے جگہ دوں گا اور پسند کروں گا کہ وہ بادماہوں چھوڑ کر اس قصبہ میں آجائیں۔ بعد میں خود الحاج سعیدو بنگورا مرحوم اور بعض غیر از جماعت لوگوں نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے نواب صاحب کو واپس جاتے ہوئے راستے میں یہ کہتے ہوئے سُنا کہ "آج جو ہماری ذلت اس عدالت میں ہوئی ہے ہمیں وہ تا مرگ نہیں بھول سکتی۔" نواب صاحب یہ کہتے ہوئے اپنے ان وزراء اور سپیکروں کو ڈانٹ رہے تھے جنہوں نے ان کو ہمارے خلاف اکسایا تھا۔

آخر میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ریاست لونیا (LONYAN) کے اس نواب درماتی مرحوم نے بعد میں اپنا رویہ بالکل بدل لیا تھا اور کچھ عرصہ کے بعد جبکہ "بو" شہر میں ہمارا مرکزی مشن اور سکول منضبط ہوگیا اور سونے کی کانوں کا کام ختم ہوجانے کی وجہ سے بادماہوں بے آباد ہوگیا تو انہوں نے ہمارے مرکز "بو" میں خود تشریف لاکر اپنے سابقہ کردار کی معذرت کی اور اپنے دو لڑکے "بو" احمدیہ سکول میں تعلیم کے لئے میرے سپرد کئے جو کئی سال تک ہوسٹل میں ہمارے زیر تربیت رہ کر اور کامیاب ہوکر کالج کے لئے فری ٹاؤن چلے گئے۔

چونکہ عورتیں اور کثرت سے شراب نوشی ان کی دو بڑی کمزوریاں تھیں وہ بڑھاپے سے قبل ہی ۱۹۵۵ء میں شدید بیمار ہوکر "بو" سنٹرل ہسپتال کے یورپین وارڈ میں لمبا عرصہ داخل رہے۔ انہیں دنوں خاکسار بھی لمبا اسیر اور پرانے ملیریا کی وجہ سے اُن کے پاس ہی ایک کمرے میں زیر علاج رہا۔ نواب صاحب تقریباً روزانہ مجھے بُلا کر کہا کرتے تھے کہ اُو! میں اپنے گناہوں کو آپ کے سامنے Confess کرتا ہوں مجھے خدا سے معاف کرادو۔ میں ان کے پاس بیٹھ کر انہیں اسلامی طریق سے توبہ اور دعا کرنے کی تلقین کرتا اور ان کے لئے دعا کردیتا۔ اُن کے دماغ پر بھی اثر تھا۔ آخر وہ ایک روز میرے سامنے میرے دیکھتے دیکھتے ہی وہاں اس حال میں راہئ ملک عدم ہوئے کہ سوائے اُن کی ایک معذور سی بیوی کے اُن کے پاس اور کوئی نہ تھا اور اُن کی اولاد غیر مسلم اُن کی جائیدادوں پر قبضہ اور چھینا جھپٹی میں مصروف تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

نوٹس داخلہ

۱۔ پنجاب یونیورسٹی کے بی فارمیسی کورس میں داخلہ کیلئے کم از کم II کلاس انٹرمیڈیٹ پاس طلبہ ۲۳ راگست تک درخواستیں بھجوائیں۔

۲۔ جھنگ شہر میں قالین بافی کے کورس اور بعض دیگر ٹیکنیکل کورسوں میں میٹرک پاس طلباء ۲۵ راگست تک درخواستیں بھجوائیں۔

مندرجہ بالا ہر دو کورسوں کی تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز ۲ راگست ۶۵ء۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ اہلیہ مکرم حامد علی صاحب۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور بہت علیل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مریضہ کی صحت اور تندرستی کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل (ریٹائرڈ میجر) ماڈل ٹاؤن لاہور

قائدین مجالس! کیا آپ کی مجلس اپنا تدریجی بجٹ پورا کر[illegible] اہتمام [illegible]

۱۰ سویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ؒ (المتوفی ۹۷۶ھ/۱۵۶۸ء) دنیائے اسلام کے مشہور و معروف صوفی اور وسیع النظر محقق و فاضل تھے۔ آپ کی اکثر تصانیف تصوّف کے نکاتِ معرفت سے لبریز ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب "الیواقیت والجواہر" میں اپنا نظریۂ نبوّت یوں واضح فرماتے ہیں :-

"اِعْلَمْ اَنَّ النُّبُوَّۃَ لَمْ تَرْتَفِعْ مُطْلَقًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ فَقَطْ۔ فَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یُّشَرِّعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَۃً خَاصَّۃً فَھُوَ مِثْلُ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ۔"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۵ مطبع میمنیہ مصطفی البابی الحلبی و اخویہ مصر)

یعنی جاننا چاہیئے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مطلق طور پر ختم نہیں ہوئی بلکہ صرف نبوّتِ تشریعی ختم ہوئی ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ" (یعنی میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول) کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد اب کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا جو اپنی کوئی خاص شریعت لائے۔ حضورؐ کا یہ ارشاد حضورؐ کے اُس دوسرے ارشاد کی مانند ہی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا ہے "اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ" (کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو پھر کوئی قیصر نہیں ہوگا۔)

یومِ پاکستان کی تقریب پر ربوہ میں باسکٹ بال کا میچ

مورخہ ۱۴ راگست کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب سعید کے موقعہ پر باسکٹ بال کا ایک شاندار نمائشی میچ منعقد کیا گیا۔ اس میچ میں حصہ لینے والی ٹیموں کے نام دو مقامی شہداء سکوارڈن لیڈر منیر الدین شہید اور میجر منیر احمد شہید کے ناموں پر رکھے گئے۔ وطن عزیز کے ان دونوں فرزندوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا۔

یہ میچ شام چھ بجے فضل عمر کلب باسکٹ بال گراؤنڈ میں شروع ہوا۔ دونوں ٹیموں کا تعارف مہمان خصوصی مکرم محمد منیر خان صاحب لغاری ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ سے کروایا گیا۔ میچ بہت دلچسپ تھا۔ آخری منٹ تک دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا۔ دونوں ٹیموں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ آخر سکوارڈن لیڈر منیر الدین شہید ٹیم نے دو پوائنٹ کا اضافہ کرکے ۴۸ کے مقابلہ میں ۵۰ پوائنٹ پر یہ میچ جیت لیا۔

میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی محمد منیر خان صاحب لغاری نے اس میچ میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ میچ میں ریفری کے فرائض مکرم ماسٹر محمد انور صاحب اور مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔

(خاکسار محمد اسلم شاد)

مکرم عبدالحمید خان صاحب نیازی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے برادر عزیز عبدالحمید خان صاحب نیازی ایڈووکیٹ جو کہ حضرت مولوی غلام حسن صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ کے فرزند اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے برادر نسبتی تھے ۳، ۴ راگست کی درمیانی شب کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۶۷ سال عمر پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد نماز جنازہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ عزیزان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (عبدالرحمن خان نیازی ۔ البشریٰ ربوہ)

نوٹس داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۲۲ راگست تک مع کریکٹر، پرووِیژنل اور تفصیلی نمبروں کے سرٹیفکیٹ کے مطلوب ہیں۔

فارم داخلہ کالج کے دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

منتخب امیدوار طالبات کی فہرست ۲۴ راگست ۱۹۷۵ء کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائیگی۔ فیس داخلہ کی ادائیگی ۲۴ راگست و یکم ستمبر ۱۹۷۵ء تک لازمی ہوگی۔

باہر سے آنے والی طالبات کے لئے رہائش کی سہولتیں میسر ہیں۔

پرنسپل
جامعہ نصرت برائے خواتین ۔ ربوہ

اعلان داخلہ بی۔ اے / بی۔ ایس سی

بی۔ اے / بی۔ ایس سی (آرٹس ۔ سائنس) میں داخلہ کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر مع یونیورسٹی سرٹیفکیٹ، کریکٹر سرٹیفکیٹ، رزلٹ کارڈ اور پاسپورٹ سائز تین عدد فوٹو کالج کے دفتر میں ۲۳ راگست ۱۹۷۵ء تک پہنچنی ضروری ہیں۔

طلباء کا انٹرویو ۲۳ راگست تا ۳۰ راگست صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک ہوگا۔

انٹرویو کے وقت طالب علم کے والد یا سرپرست کا ساتھ آنا لازمی ہوگا۔

فارم داخلہ اور پراسپکٹس کی کاپی کالج سے ملے گی۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ۔ ربوہ   IPL. 2576

مسرت و شادمانی

محترم بھائی چوہدری سراج الدین صاحب گکھڑاں والی ضلع سیالکوٹ کو مولا کریم نے پہلے پوتے کی خوشی سے نوازا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ مولا کریم نوزائیدہ بچہ کو ماں باپ، محترم دادا صاحب کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے نیک قسمت، صالح، خادمِ دین ہو۔

ابوالمبارک مولوی فاضل
سوورمی گیٹ پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے!
(مینیجر الفضل)

اسلام ..... ہمارا دین ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا کلمہ ہے
میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ
طالب علموں کے لئے رعایت جاری ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا مطالعہ ہر بچے اور بچی کے لئے مفید ہے۔
قیمت سالانہ دس روپے
(مینیجر تشحیذ الاذہان)